



رشتے محبت کے

از قلم: مصباح خالد

آخری قسط:

”مما پلیز آپ میری شادی کا خیال دل سے نکال دیں مجھے نہیں کرنی شادی“

ذایان غصے سے کہتا سیدھا گھر سے نکل گیا

کوثر بیگم دکھ سے اپنے بیٹے کو جاتے دیکھتی رہ گئی

ذایان نے پہلی بار اپنی ماں سے اس طرح بات کی تھی

”مما پریشان نہ ہو ٹھیک ہو جائے گا“

سعد نے کوثر بیگم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا

”بیٹا ایسا کیا تھا اس لڑکی میں جو یہ اسے بھولتا نہیں“

کوثر بیگم نے پوچھا

مماوہ بہت اچھی لڑکی تھی بلکل مومی گڑیا جیسی اس کو اس دنیا کی ہوا نہیں لگی ہوئی تھی خود کو سنبھال کر رکھنا غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچانا جانتی تھی نیک سیرت تھی اخلاق کی بھی اچھی تھی خودار بھی بہت تھی وہ ہمارے شرارتی ذایان کے لیے ہر لحاظ سے اچھی تھی

سعد نے دعا کے بارے میں کوثر بیگم کو بتایا تو وہ حیران رہ گئی ان کے ٹیڑھے بیٹے کو اتنی سیدھی سادھی لڑکی پسند آئی کوثر بیگم خاموش ہو چکی تھیں

ذایان گھر سے نکل کر پیدل ہی رستوں کی خاک چھاننے لگا اپنی جینس کی پینٹ میں ہاتھ ڈالے وہ لاپروہ سانسنان سڑک پر چل رہا تھا

کچھ دور پہنچنے کے بعد اسے ایک نسوانی آواز آئی
”چھوڑو مجھے جانے دو کیا بد تمیزی ہے ہاتھ مت لگاؤ مجھے“

ذایان نے چاروں طرف نظریں گھمائی تو اسے سڑک پر موجود ایک چھوٹی اندھیری گلی میں تین لڑکے دیکھے جو ایک لڑکی کو گھیرے میں لیے کھڑے تھے اندھیرے کی وجہ سے اسے ان میں سے کسی کا چہرہ نہیں نظر آیا

ایک لڑکے نے اس لڑکی کی چادر کا کونہ پکڑا
لڑکی نے چادر مضبوطی سے پکڑی
”نہیں پلیز جانے دو مجھے“

Novels Ki Duniya

ذایان تیر کی تیزی سے ان کے پاس پہنچا اور ان میں سے دو لڑکوں کی پیچھے سے گردن دبوچ لیا گلی سے باہر نکال کر ان دونوں کو سڑک پر پھینکا تیسرے کی طرف بڑھا ہی تھا وہ ڈر کے مارے بھاگ گیا وہ دونوں بھی موقع دیکھ کر بھاگ گئے وہ گلی کے آوارہ لڑکے تھے جو ذایان جیسے لمبے چوڑے مرد کو دیکھتے ہی ڈر گئے اور بھاگ کھڑے ہوئے

ذایان نے نہ اس لڑکی کا حال پوچھا نہ اس کو دیکھا وہ اپنی جیب میں ہاتھ پھنسائے گھر کی طرف جانے کے لیے چل پڑا تھا

”ذایان“

پیچھے سے لڑکی نے آواز دی

ذایان چونکا لڑکی کو اس کا نام کیسے معلوم

وہ پیچھے مڑا

لڑکی سڑک پر تھی جہاں ایک بلب روشن تھا جس کی روشنی میں وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ساکت ہو گئے تھے اس لڑکی کی آنکھوں سے آنسوؤں لڑی کی صورت میں نکل رہے تھے وہ خوشی اور غم کی ملی جلی کیفیت میں اپنے سامنے کھڑی اپنی زندگی کو دیکھ رہا تھا

”زندگی“

ذایان کی لبوں نے حرکت کی

ذایان ”دعا نے روتے ہوئے کہا“

”زندگی“

ذایان بھاگتا ہوا اس کے پاس گیا وہ اسے اپنی بانہوں میں بھرنا چاہتا لیکن وہ کچھ سوچ کر روک گیا چہرے پر سرد مہری چھا گئی

”شوہر کہاں ہے تمہارا اتنی رات میں اکیلی کیا کر رہی ہو یہاں“
 ذایان سڑک پر نظریں جمائی یں دعا سے سوال کیا
 ”نہیں ہے میرا شوہر نہیں کی میں نے شادی“
 دعا کی سسکی نکلی

کیا مطلب ہاں تم نے اس دن مجھ سے کہا تھا تمہاری شادی ہو رہی ہے اور آج کہہ رہی ہو نہیں کی تم نے شادی بند کرو مجھے بیوقوف
 بنانا“ ذایان دھاڑا
 دعا کپکپا گئی

یہ وہ ذایان نہیں تھا جس نے اس سے محبت کی تھی وہ تو بہت شرارتی تھا باتوں کا غصہ کرنا تو اسے آتا ہی نہیں تھا دعا بے یقینی سے نم
 آنکھوں سے ذایان کو دیکھ رہی تھی

”کیا دیکھ رہی ہو ہاں تم مجھے ایسے“
 ذایان نے دعا کی کلائی اپنی مٹھی میں دبوچی

”ذایان آپ ایسے تو نہیں تھے کیا ہو گیا ہے آپ کو“
 دعا نے ذایان کی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

ہاں میں نہیں تھا ایسا تم نے بنایا مجھے ایسا میں ہنستا تھا ہنساتا تھا شرارتیں کرتا تھا باتیں کرتا تھا غصہ کبھی نہیں کرتا تھا تمہاری جدائی“

Novels Ki Duniya

”نے مجھے ایسا بنادیا زندگی

ذایان بولتے بولتے وہی زمین پر بیٹھ گیا اس کی آنکھوں سے دو آنسو اس کے رخساروں پر آگئے

دعا بھی وہی زمین پر بیٹھ گئی ذایان کا ہاتھ پیار سے اپنے ہاتھ میں لیا

ذایان میری زندگی میں آپ کے علاوہ کبھی کوئی نہیں آیا نہ میں آنے کی اجازت دوں گی اس دن میری شادی ہی تھی ”
”میں اس وقت بیوٹی پار میں تھی

””ایک سال پہلے”

”دعا بیٹا تیار ہو گئی چل تیری بھابی تیار ہو کر جا چکی ہے ”

رفعت بیگم نے دکھ سے کہا

دعا اپنے آنسوؤں پونجی اٹھ کھڑی ہوئی

”آجا میری بچی ”

رفعت بیگم نے رکشہ روکا دعا کو خیال سے بٹھایا اور رکشہ والے کو ریلوے اسٹیشن چلنے کو کہا

رکشہ والا ریلوے اسٹیشن کی طرف چل پڑا

”امی ہم ریلوے اسٹیشن کیوں جا رہے ہیں ”

دعا نے پہلو میں بیٹھی ماں سے سوال کیا

”چپ کر کے بیٹھتا چل جائے گا تجھے ”

رفعت بیگم نے دعا کو ڈنپٹا

”امی کیا کر رہی ہیں آپ ”

”نہیں سنتی توں کہہ رہی ہوں نہ چپ کر کے بیٹھ میں تیری زندگی برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتی پہلے تیری بھابی نے تیری زندگی اجیرن ”
کر رکھی تھی اور اب اس کا بھائی زندگی بھر تجھے ستائے گا میری ایک ہی بیٹی ہے اسے میں ایسے برباد ہوتے نہیں دیکھ
سکتی “

رفعت بیگم نے دعا کو پیار سے خود سے لگایا اپنے دوپٹے سے آنسو پونچے

دعا خاموشی کی مورت بنی رہی خود بھی آنسوں بہاتی رہی اپنی ماں کو بھی آنسوں بہاتے دیکھتی رہی

ریلوے اسٹیشن آتے ہی دونوں ماں بیٹی رکشے سے اتر گئیں رفعت بیگم نے لاہور کا ٹکٹ لیا اور ٹرین آنے کا انتظار
کرنے لگیں

”امی آپ مجھے لاہور بھیج رہی ہیں ”

ہاں وہاں میری ایک پرانی سہیلی رہتی ہے میں نے اس سے بات کر لی ہے تم وہاں پہنچ کر اسے فون کر دینا وہ تمہیں اپنے گھر لے

Novels Ki Duniya

”جائے گی جب تک سب ٹھیک نہیں ہو جاتا توں وہی رہنا

”امی ایسا نہیں کریں بہت بدنامی ہوگی واپس چلیں

دعا نے اپنی ماں کے آگے ہاتھ جوڑے

مجھے کوئی پروا نہیں مجھے بس اتنا معلوم ہے میں اپنی بیٹی کو برباد ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی سمجھی توں اور آؤ یہ

”کپڑے بدلو تم اٹھو

رفعت بیگم دعا کو اسٹیشن میں بنے ہاتھ روم میں لے گئی

دعا ہاتھ روم میں جا کر کپڑے بدل آئی

اتنے میں ٹرین آگئی

”جا بیٹا ٹرین آگئی خیال رکھنا اپنا اور پہنچتے ہی مجھے اطلاع کر دینا

رفعت بیگم نے بیٹی کو خود سے لگایا ان کی آنکھوں میں آنسو تھے

”امی سوچ لیں ایک اور دفع لوگ جینا حرام کر دیں گے آپ کا اور بھائی کا

دعا کی آنکھوں سے برسات جاری تھی

جب وہ عاسم تجھ سے شادی کر کے تیرا جینا حرام کرے گا کیا تب دیں گے یہ لوگ ساتھ تیرا” رفعت بیگم نے سوالیہ نظروں سے

بیٹی کو دیکھا

”نہیں امی“ دعا سر جھکا گئی

پھر توں میری بات مان چلی جا یہاں سے دور سب ٹھیک ہو جائے گا میں خود بلا لوں گی تجھے اور سب کو سچ بتا دوں گی ”
میری بچی“ رفعت بیگم نے اپنی مامتا بھری مہر دعا کی آنکھوں رخساروں اور پیشانی پر مثبت کی

”امی اپنا خیال رکھیے گا“
دعا نے روتے روتے کہا

”چل اب ٹرین میں جا کر بیٹھ اپنی جگہ پر ٹرین نکل جائے گی نہیں تو“

”جی امی“

دعا آخری بار اپنی ماں سے گلے لگ کر روئی اور پھر ٹرین میں بیٹھ گئی ٹرین اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگی
رفعت بیگم نم آنکھوں سے اپنی بیٹی کو خود سے دور ہوتا دیکھتی رہیں
ریلوے اسٹیشن سے باہر آکر رفعت بیگم نے اپنے بیٹے کو کال کی

”ہیلو“

”امی کہاں ہیں جلدی آئی یں یہاں سب مہمان آگئے ہیں“

فیض نے پریشانی کے عالم میں کہا

”آئے بیٹا میں اس لیے تو فون کیا ہے دعا گھر پہنچ گئی ہے کیا یہ پالر والی تو کہہ رہی ہے دعا کب کی چلی گئی“
رفعت بیگم نے جھوٹ بولا

”کیا امی یہ کیا کہہ رہی ہیں دعا تو نہیں آئی ی اسے تو آپ لے کر آنے والی تھیں نہ“
فیض کو اب فکر لاحق ہوئی

بیٹا پالر میں تو نہیں ہے جانے کہاں چلی گئی“ رفعت بیگم انجان بنی

”امی آپ گھر آئیں پھر بات کرتے ہیں“
فیض نے اپنی کہہ کر کال کاٹ دی

رفعت بیگم گھر پہنچی تو فیض بہت غصے میں تھا
کہا گئی ہے آپ کی آوارہ بیٹی میں نے کہا تھا آپ کو اتنی چھوٹ نہیں دیں اس کو دیکھے کتنا بڑا قدم اٹھا لیا اس
”نے بہت غلط کیا اس نے“
فیض غصے میں پھنکارا

”سہی تو توں بھی نہیں کر رہا تھا اس کے ساتھ ایک اوباش لڑکے سے اس کی شادی کروا رہا تھا“ رفعت بیگم بھی پھنکاری

”آپ میرے بھائی کو اوباش کہہ رہی ہیں وہ کتنا چاہتا ہے آپ کی بیٹی کو اور آپ کی بیٹی کے نخرے ہی نہیں مل رہے“

سمرین بھی میدان میں آگئی

لوگوں میں چہ لگوئی یاں شروع ہو گئی تھی

”بی بی تم تو میرے منہ ہی نہ لگو تمہارا ہی تو کیا دھرا ہے یہ سب جب سے ہماری زندگی میں آئی ہو ہماری زندگی اجیرن کر رکھی ہے“ رفعت بیگم نے اچانک اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور بے ہوش ہونے کا ڈرامہ کیا فیض جیسا بھی تھا اپنی ماں کو مرتے نہیں دیکھ سکتا تھا

”امی امی کیا ہوا امی آنکھیں کھولیں“

فیض ماں کے سرہانے بیٹھ گیا

”ہو گئے ان کے ڈرامے شروع“

سمرین نے منہ کے زاویے بگاڑ کر کہا

”سمرین بکواس بند کرو اپنی پانی لاؤ امی کے لیے“

فیض نے اپنی ماں کو اٹھایا اور کمرے میں لے گیا

سمرین منہ بگاڑے پانی لے کر آگئی تھی

فیض نے رفعت بیگم کے چہرے پر پانی چھینٹے مارے تو انہوں نے ہلکی ہلکی آنکھیں کھولیں
 ”دعا عامیری بچی کہاں ہے“

پھر انہوں نے پوری آنکھیں کھولیں اور فیض سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رودی فیض نے بھی اپنی ماں کو سہارا دیا ساری رات فیض
 ماں کے پاس بیٹھا رہا ان کی خدمت کرتا رہا اس دن کے بعد فیض رفعت بیگم کا بہت خیال رکھنے لگا تھا

سمرین اپنے کمرے میں بیٹھی جلتی کڑتی رہی
 عاسم نے بہت ڈھونڈا دعا کو لیکن وہ شہر میں ہوتی تو ملتی نہ اس نے بھی ہار مان لی

لوگوں کی باتوں کی وجہ سے فیض نے وہ محلہ چھوڑ دیا اور دوسری جگہ گھر لے لیا

دعا اسٹیشن پر اتری تو اسے آنٹی نظر آگئی انہیں وہ جانتی تھی لیکن گھر دور اور زندگی کی مصروفیات کی وجہ سے ان کا
 ملنا جلنا نہ ہونے کے برابر ہو گیا تھا

دعا آنٹی کے ساتھ گھر چلی گئی اس کی آنٹی ایک اسکول میں ٹیچر تھی دعا کے کہنے پر انہوں نے اس کو بھی وہی جاب
 دلوا دی

رفعت بیگم سے دعا ہمیشہ رابطے میں رہتی تھی

لیکن آج اس نے آنے کا تو بتا دیا تھا بس یہ نہیں بتایا تھا کب تک پہنچے گی کیوں کہ اس کو خود نہیں معلوم تھا رات کو وہ اتنی دیر میں پہنچی
 کہ رفعت بیگم سوچکی تھیں اب وہ اکیلی گھر جا رہی تھی تو گلی کے آوارہ لڑکے اس کے پیچھے لگ گئے تھے

بس ذایان یہ ہی وجہ ہے کہ میں آپ سے دور ہوئی میں نے آپ کو بہت دفع کال کی لیکن آپکا نمبر ہمیشہ بند جاتا تھا ”
 اور کوئی ذریعہ نہیں تھا میرے پاس آپ سے رابطہ کرنے کا پلیز مجھے معاف کر دیں

”نہیں زندگی تم معافی نہیں مانگو غلطی میری ہے میں اپنی پرابلمز میں تمہیں بھول گیا اور اس دن جب تم نے کال نہیں اٹھائی تو ”
 ”غصے میں میں نے موبائل توڑ دیا تھا بس اسی وجہ سے نمبر نہیں لگ رہا تھا میرا

ذایان نے دعا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا
 ”کوئی بات نہیں ذایان مجھے کوئی گلہ نہیں آپ سے ”
 دعا نے مسکراتے ہوئے کہا

”زندگی ”

ذایان نے محبت بھری سدا لگائی

”جی ”

دعا نے آہستہ سے اپنی آنکھیں سے پلکوں کا پردہ اٹھایا

”مجھ سے شادی کرو گی ”

ذایان نے دعا کے دونوں ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا

Novels Ki Duniya

”آپ کے گھر والے مان جائیں گے“

دعا نے نظریں جھکا کر کہا

”وہ تو کب سے مانے ہوئے ہیں میری جان“

ذایان نے اپنے اصلی روپ میں آتے ہوئے کہا

”ذایان آپ ایسے ہی اچھے لگتے ہیں ہنستے بولتے اب نہیں بدلے گا آپ مجھے ایسے ہی اچھے لگتے ہیں“

دعا نے کھکھلا کر کہا

تم ہمیشہ میرے پاس رہنا میں نہیں بدلوں گا“ ذایان نے محبت پاش لہجے میں کہا

”میں نہیں جاؤں گی آپ کو کبھی چھوڑ کر“

دعا نے بھی محبت بھری نظروں سے ذایان کو دیکھا

”ٹھیک ہے پھر ابھی چلو میرے گھر قریب ہے میرا گھر یہاں سے“

ذایان نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور دعا کی طرف ہاتھ بڑھایا

”ذایان ابھی کیسے آپ کے گھر والے کیا سوچے گے آپ مجھے میرے گھر چھوڑ دیں پلیز“

دعا نے اٹھتے ہوئے کہا

”کچھ نہیں کہے گے گھر چلو میرے پاس بائی یک بھی نہیں ہے ابھی گھر سے بائی یک لے کر چھوڑ دوں گا تمہیں گھر“
ذایان نے نرمی سے کہا

”نہیں آپ مجھے پیدل چھوڑ دیں بائی یک پر نہیں بیٹھوں گی آپ کے ساتھ“
دعائے سختی سے کہا

”کیوں بھئی کیوں نہیں بیٹھو گی“
ذایان نے آنکھیں چھوٹی کر کے دعا کو دیکھا

”ذایان ایسے اچھا نہیں لگتا ابھی مجھے ایسا کوئی حق حاصل نہیں کہ میں آپ کے ساتھ بائی یک پر بیٹھوں“
دعائے نرمی سے کہا

”جب ہی تو اتنی محبت کرتا ہوں میں تم سے چلو اب میرے گھر چلو“
ذایان نے دعا کا ہاتھ پکڑا اور چلنے لگا

ذایان کیا ہو گیا ہے مجھے میرے گھر جانا ہے“ دعائے زبردستی ذایان کو روکا

”تم نہیں چلو گی نہ میں تمہیں اٹھا کر لے جاؤں گا“

Novels Ki Duniya

ذایان نے دعا کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا
دعا خاموش ہو گئی ذایان کا کچھ پتا نہیں

”آگیا میرا گھر“

ذایان نے گھر کے گیٹ کے سامنے آتے ہی کہا

”ذایان مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے پلیز مجھے میرے گھر چھوڑ آئی یں“
دعا نے التجا کی

”زندگی تمہیں مجھ پر بھروسا نہیں“
ذایان نے نرمی سے پوچھا

”خود سے زیادہ ہے“
دعا نے جواب دیا

”پھر چپ چاپ اندر چلو میں تمہیں تمہارے گھر پہنچا دوں گا“

”ٹھیک ہے“ دعا نے سر جھکا لیا

Novels Ki Duniya

ذایان نے ڈور بیل بجائی تو پہلی بیل پر انیک دروازہ کھولنے آگیا

”بھائی تمہیں شرم آتی ہے کہاں تھے تم ہم سب کتنا پریشان ہو رہے تھے“

انیک نے دروازہ کھولتے ہی ذایان کو سنا شروع کر دیا یہ دیکھے بغیر کے ذایان کے ساتھ کوئی اور بھی آیا ہے

”لڑاکا عورت ہم اندر آجائیں پھر لڑ لینا مجھ سے“

ذایان نے انیک کو اچھا خاصا تپا دیا

”کیا تم نے مجھے لڑاکا عورت کہا ذایان تمہیں تو میں“

انیک نے اپنے دونوں ہاتھ ذایان کے گلے کی طرف بڑھائے ذایان تھوڑا بیچے ہوا اور دعا کو اپنی ڈھال بنا لیا

انیک نے سامنے لڑکی کو دیکھ کر جلدی سے اپنے ہاتھ اپنے پہلو میں گرا لیے

”یہ کون ہے“

انیک نے سنجیدگی سے کہا

”گھر میں چلو بیٹھ کر بات کرے گے“

ذایان نے بھی سنجیدگی سے جواب دیا

وہ تینوں گھر میں آگئے سب لاؤنج میں بیٹھے ذایان کے آنے کا ہی انتظار کر رہے تھے

ذایان کے پہلو میں کھڑی لڑکی کو دیکھ کر

کوثر بیگم پہلے تو حیران ہوئی یں پھر اٹھ کر دعا کو گلے لگا لیا
 دعا سمیت سب ہی حیرت کا مجسمہ بنے ہوئے تھے
 ”تم دعا ہونا“

کوثر بیگم نے دعا سے الگ ہوتے ہوئے کہا

جی آنٹی ”دعا نے جھجکتے ہوئے کہا“

تم بالکل ویسی ہی ہو جیسے سعد نے مجھے بتایا تھا مومی گڑیا نیک سیرت بیٹا میرے بیٹے کو اب چھوڑ کر نہیں جانا میرا بیٹا بہت تڑپا ہے
 ”تمہارے لیے اس کی آنکھوں کی چمک چہرے کی رونق اس کی شرارتیں سب تمہارے ساتھ ہی چلیں گی یں تھیں
 کوثر بیگم نے دعا کا چہرہ ہاتھ میں بھرتے ہوئے کہا

”مما بھی آئی ہے وہ بیٹھنے تو دیں“
 سعد نے کوثر بیگم کے کندھوں پر دباؤ ڈال کر کہا
 ”ارے ہاں میں تو بھول ہی گئی“
 کوثر بیگم نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا

”آؤ میری بچی یہاں بیٹھو“
 کوثر بیگم نے دعا کو اپنے ساتھ صوفے پر بٹھالیا

”چلو سب بیٹھ جاؤ اور ذایان تم بتاؤ دعا تمہیں کہاں ملی“

سعد نے سب کو حکم دیا سب کے بیٹھنے کے بعد ذایان نے ساری بات سب کو بتادی سب بہت خوش ہوئے

”واہ مطلب اب ذایان بھائی کی بھی شادی ہوگی خوب انجوائے کروں گی“

علیزے نے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا

”بیٹھ جاؤ ابھی مزے کرنے دے رہا ہوں میں تمہیں بڑی ہوگئی ہو اب تم ماما کے ساتھ شادی کی تیاریاں کروانا“

سعد نے علیزے کا ہاتھ کھینچ کر اپنے پہلو میں بٹھایا

”ماما دیکھیں ان کو کیا کہہ رہے ہیں یہ“

علیزے نے کوثر بیگم سے شکایت کی

سعد تم مت کچھ کہو میری گڑیا کو اس کو معلوم ہیں اس کی ذمہ داریاں کیوں میری جان“ اب کوثر بیگم علیزے سے سوال کر رہی

تھیں

”جی ماما“

دعا سرخ چہرے لیے خاموش بیٹھی تھی اور سب کی باتیں انجوائے کر رہی تھی

Novels Ki Duniya

”آپ لوگ برا نہ مانے تو میں گھر جانا چاہتی ہوں“
دعا کو یہاں مزا تو بہت آ رہا تھا لیکن اسے گھر بھی جانا تھا اسے اپنی ماں کی فکر تھی

”اوہ ماما میں تو بھول ہی گیا دعا کو گھر بھی چھوڑنا ہے“
ذایان نے اپنے سر پر ہاتھ مارا

ابھی فجر کی اذانیں ہو رہی ہیں ایسا کرو پہلے سب نماز پڑھو پھر میں خود جاؤں گی دعا کو چھوڑنے اور دعا کا ہاتھ بھی مانگ لوں گی“ کوثر بیگم نے علان کیا

دعا کا دل زور سے دھڑکا اس کو ڈرتا تھا کہی اس کا بھائی ان لوگوں سے کوئی بد تمیزی نہ کر دے

”نہیں آنٹی پلیز پہلے مجھے جانے دیں میں اپنے گھر والوں سے بات کر لوں پہلے میرے بھائی بھابی پتا نہیں کیا کیا سوچیں گے“
”پتا نہیں مجھے قبول کرے گے بھی یا نہیں آپ پلیز پہلے مجھے اکیلے جانے دیں“
دعا رو ہانسی ہو گئی

”اچھا اچھا تم رو نہیں نماز پڑھ لو پھر ذایان چھوڑ آئے گا تمہیں ٹھیک ہے“

کوثر بیگم نے محبت سے دعا کے سر پر ہاتھ پھیرا

سب نے مل کر نماز پڑھی پھر ذایان سعد کی کار میں دعا کو گھر چھوڑنے نکل گیا کیوں کہ دعائے یک پر بیٹھنے کو بالکل راضی نہیں البتہ پیدل جانے کو تیار تھی

دعا نے جو پتا بتایا تھا وہاں سے کچھ دور ذایان نے کار روکی وہاں سے وہ پیدل گئے ذایان نہیں چاہتا تھا لوگ اسے کار سے اترتا دیکھیں اور اس کے لیے الٹی سیدھی باتیں کریں گھر سے کچھ دور ذایان روک گیا تھا دعا کیلی ہی گئی تھی فجر کا وقت تھا لوگ نہ ہونے کے برابر تھے ذایان گلی کے کونے پر ہی کھڑا ہو گیا اگر کوئی مسلمان ہو تو وہ دعا کو اپنے ساتھ لے جائے گا

دعا کے دل میں بہت ڈر تھا اس کو ڈر تھا اس کا بھائی اس کو گھر میں داخل ہونے نہیں دیگا گھر میں داخل بھی ہونے دیا تو مارے گا یا سزا دے گا تھر تھر کانپتے ہاتھوں سے دعا نے گھر کے دروازے پر دستک دی لیکن دروازہ نہیں کھولا دوبارہ دستک دی پھر بھی دروازہ نہیں کھولا

”سنو کون ہو تم“

دعا کو اپنے پیچھے سے جانی پہچانی آواز سنائی دی

فیض نماز پڑھ کر آیا تھا اپنے گھر کے دروازے پر کسی کو کھڑے دیکھا تو اس وجہ پوچھی دعا خوف سے کپکپا رہی تھی اس کی اتنی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی پیچھے مڑ کر جواب دے

”جواب دو کون ہو کس سے ملنا ہے“

فیض نے دوبارہ پوچھا

دعا اوپر سے نیچے تک چادر میں چھپی ہوئی تھی اسی لیے فیض اسے پہچان نہیں سکا

Novels Ki Duniya

جواب نہ پا کر فیض آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور دعا کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا
 ”دعا“ فیض نے بے یقینی سے دعا کو پکارا جیسے وہ کوئی ی خواب دیکھ رہا ہو

”بھائی ی معاف کر دیں“

دعا نے دونوں ہاتھ جوڑے آنکھوں سے آنسوؤں لڑی کی صورت میں بہہ رہے تھے

”میری بیچی“

فیض نے آگے بڑھ کر دعا کو سینے سے لگا لیا

ذایان دور سے کھڑا سب کچھ دیکھ رہا تھا اس کے دل میں مچی ہلچل اب ختم ہو گئی تھی وہ اپنے گھر کی طرف نکل گیا تھا

”بھائی ی مجھے معاف کر دیں میں نے بہت غلط کیا“

دعا فیض کے سینے میں منہ چھپائے فیض سے معافیاں مانگ رہی تھی

نہیں نہیں میری جان تم مجھے معاف کر دو میں نے سمرین کی باتوں میں آکر تم سے بہت نا انصافی کی ہے میں جانتا ہوں تمہیں اتنا بڑا

”قدم اٹھانے پر میرے غلط فیصلے نے مجبور کیا تھا لیکن اب نہیں تم جیسا چاہو گی ویسا ہو گا

فیض شرمندہ تھا

”بھائی ی مجھے گھر سے تو نہیں نکالیں گے نہ“ دعا کو ابھی بھی یقین نہیں ہو رہا تھا فیض اتنا بدل گیا ہے

”نہیں میری جان میں کیوں نکالوں گا تم نے جو بھی کیا سہی کیا اچھا ہوا تم چلیں گی نہیں تو تمہارا یہ گناہ گار بھائی تمہاری ”
 ”زندگی اپنے ہاتھوں سے تباہ کر دیتا
 فیض نے اپنی غلطی تسلیم کی

”یہ بتاؤ تم ساری باتیں یہی کر لو گی چلو اندر چلتے ہیں“
 فیض نے بات کا رخ بدلہ

”جی بھائی چلیں“

دعا نے آنسوؤں پونچتے ہوئے کہا
 فیض نے چابی سے گھر کا لاک کھولا اور دعا کو لے کر گھر میں داخل ہو گیا

”یہاں بیٹھو میں امی کو بلا کر لاتا ہوں“
 فیض دعا کو صحن میں رکھی چارپائی پر بیٹھا کر رفعت بیگم کو اطلاع دینے چلا گیا

دعا پورے گھر کا جائزہ لے رہی تھی یہ گھر پہلے گھر سے بڑا اور ہوادار تھا اچھا خاصا صحن تھا بڑے کشادہ کمرے تھے دعا کو
 یہ گھر بہت پسند آیا

”تم تم یہاں کیا کرنے آئی ہو دعا“

Novels Ki Duniya

سمیرن فیض کی تلاش میں کمرے سے باہر آئی تھی دعا کو صحن میں بیٹھا دیکھ کر بپھری ہوئی دعا کے سر پر آکھڑی ہوئی

دعا ڈر کے مارے کھڑی ہو گئی

”بھابی معاف کر دیں“

دعا کی دبی دبی آواز نکلی

”معاف کر دوں تم جیسی بھگوڑی کو کبھی نہیں“

سمیرن نے اپنا ہاتھ دعا کے اوپر اٹھانا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی فیض نے سمیرن کا ہاتھ پکڑ لیا

”خبردار جو تم نے میری بہن پر ہاتھ اٹھایا ہو تو ہاتھ توڑ دوں گا تمہارا“

فیض غصے سے دھاڑا اور سمیرن کا ہاتھ اتنی زور سے جھٹکا کہ وہ دو قدم پیچھے چلی گئی

”امی“

دعا رفعت بیگم کے گلے لگ گئی

”میری بچی اب میں تجھے کبھی خود سے دور نہیں کروں گی“

”تم اپنی اس بھگوڑی بہن کے لیے اب مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ گے“

سمیرن بھی دھاڑی

میری بہن کو کچھ کہنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکو سمرین تم اچھا ہو امیری بہن چلی گئی تھی نہیں تو تمہارا اوباش ”
 ”بھائی ی میری بہن کی زندگی برباد کر دیتا تم جانتی ہو اس وقت تمہارا اوباش بھائی ی کہاں ہے
 فیض نے سوالیہ نظروں سے سمرین کو دیکھا

”گھر ہو گا اور کہاں ہونا ہے اس کو“
 سمرین نے کڑے تیور دیکھتے ہوئے جواب دیا

تمہارا بھائی ی جیل کی ہوا کھا رہا ہے گھر پر نہیں ہے شراب کے نشے میں اس نے ایک لڑکے کو مارا اور اس کی بہن ”
 ”کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی اس کے علاوہ تمہارا بھائی ی چوری چکاری ڈرگس اسمگلنگ میں ملوس تھا
 فیض نے عاسم کی حقیقت سب کو بتائی

تم جھوٹ بول رہے ہو ایسا نہیں ہو سکتا“ سمرین نے بے یقینی سے کہا

سچ کہہ رہا ہوں اپنی ان دو گنہگار آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں میں اس کو جیل میں ”فیض نے سختی سے کہا

بیٹا تم پولیس اسٹیشن کیا کرنے گئے تھے ”رفعت بیگم نے فکر سے پوچھا

امی میرے دوست کی بائی یک چوری ہو گئی تھی اس کی رپوٹ درج کروانے گیا تھا اپنے دوست کے ساتھ جب وہاں میری

Novels Ki Duniya

نظر عاسم پر پڑی

”تو میں نے اسپیکٹر سے پوچھا اس کے بارے میں تو انھوں نے بتایا سب

فیض نے نرمی سے جواب دیا

سمرین سکتے کی حالت میں وہی کھڑی رہی

”اب کیا کھڑی کھڑی منہ تک رہی ہو چلو جاؤ ناشتہ بناؤ سب کے لیے“

فیض نے سختی سے کہا

”بھائی میں تھکی ہوئی ہوں سونا چاہتی ہوں ناشتہ اٹھ کر کر لوں گی“

دعا نے تھکے تھکے انداز میں کہا

”ٹھیک ہے تم جاؤ آرام کرو“

فیض نے محبت سے دعا کے بالوں میں ہاتھ پھیرا

دعا روم میں چلی گئی سونے

”بیٹا میں بھی کمرے میں جا رہی ہوں نماز پڑھ لوں زرا فجر کی“

رفعت بیگم بھی کمرے میں چلی گئی

”تم چلو میرے ساتھ“

Novels Ki Duniya

سب کے جانے کے بعد فیض نے شرمندہ کھڑی سمرین کا بازو دبوچا اور اسے کھینچتا ہوا روم میں لایا

”میری بات تم غور سے سنو اگر اب تم نے میری بہن یا میری ماں کو کسی قسم کا بھی دکھ دیا تو اچھا نہیں ہوگا سمجھی تم“
فیض نے جھٹکے سے سمرین کو چھوڑا تو وہ بیڈ پر جاگری

”مجھ سے کیوں خفا ہو رہے ہو میرا بھائی کی خراب ہے تو اس میں میری کیا غلطی مجھے کس بات کی سزا دے رہے ہو“
سمرین نے روتے روتے کہا

”اوہ تو تمہیں پتا نہیں تھا تمہارا بھائی کی اوباش ہے وہ جو تمہیں قیمتی لباس دے کر جاتا تھا تم نے کبھی پوچھا نہیں اس سے کہاں سے لاتا ہے وہ تم جھوٹ بولتی ہو سمرین تمہیں سب پتا ہے تم پر میں نے آنکھیں بند کر کے بھروسہ کیا تھا تمہارے کہنے میں آکر اپنی جنت کو ناراض کیا اپنی پھول جیسی بہن کو کانٹوں کے راستوں پر چلنے پر مجبور کر دیا لیکن اب نہیں سمرین تم سدھر جاؤ نہیں تو تمہیں چھوڑنے میں ایک پل نہیں لگاؤں گا میں“ سمرین فیض کا یہ روپ پہلی بار دیکھ رہی تھی

”نہیں نہیں فیض میں مرجاؤں گی میں نے جو کیا تمہاری محبت میں کیا میں ڈرتی تھی تمہاری ماں بہن تمہیں مجھ سے“
”چھین نہ لیں مجھے معاف کر دو فیض میں اب کچھ غلط نہیں کروں گی جیسا تم کہو گے ویسا ہی کروں گی فیض پلیز مجھے معاف کر دو“
سمرین فیض کے پاؤں میں بیٹھی رو رو کر اس سے معافیاں مانگ رہی تھی

”چھوڑو میرا پاؤں“

فیض نے سمرین کو دور ہٹانے کی کوشش کی

Novels Ki Duniya

سمرین جیسی بھی تھی فیض سے بے انتہا محبت کرتی تھی فیض اس کو، تیلی کا چھالا بنا کر رکھتا تھا تو کیوں نہ کرتی وہ اس اتنی محبت

”فیض مجھے معاف کر دو تم معاف نہیں کرو گے میں نہیں ہٹوں گی“

”اچھا اٹھو“

فیض نے نرمی سے سمرین کے دونوں بازوؤں پکڑے اور اسے اپنے پاؤں سے اٹھا کر بیڈ پر بٹھایا

”چب بلکل رونا بند کرو“

فیض نے نرمی سے اپنے ہاتھ سے سمرین کا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ صاف کیا

میں بھی تم سے بہت محبت کرتا ہوں سمرین میں جانتا ہوں تم نے بہت جھوٹ بولے ہیں لیکن مجھ سے محبت سچی کی ہے میں بس ”

تمہیں احساس دلانا چاہتا تھا تم بھٹک گئی تھی میں راستہ دیکھا رہا تھا میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑ سکتا میں نے یہ سب تمہیں

سدھارنے کے لیے کہا تھا تم مجھ سے وعدہ کرو مجھ سمیت میری ماں بہن سے بھی محبت کرو گی اور مجھے یقین ہے اس کے بدلے میں

”وہ بھی تم سے محبت کرے گی عزت دیں گی

فیض نے اپنی ہتھیلی سمرین کے آگے کی

میں نے اتنا برابر تاؤ کیا ان کے ساتھ انھیں تم سے دور کر دیا وہ کیوں مجھے عزت دے گی“ سمرین نے روتے ہوئے کہا ”

”تم کو شش کروان کے دل میں جگہ بنانے کی تم دیکھنا ان کے دل میں لگی ساری گرد دھٹ جائے گی“

فیض نے پیار سے سمجھایا

”میں تمہارے لیے کچھ بھی کر سکتی ہوں فیض میں کوشش کروں گی“

سمرین نے مسکراتے ہوئے فیض کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا

”اور مجھے یقین ہے تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گی“

فیض نے محبت سے سمرین کے ہاتھ پر اپنے لب رکھ دیے

”چلو اب تم ناشتا بناؤ میں فریش ہو کر آتا ہوں“

فیض نے اپنی محبت کی مہر سمرین کے گلابی رخسار پر ثبت کی اور مسکراتا ہوا اشروم میں گھس گیا

ڈایان گھر آیا تو سب اپنے کمرے میں نیند کے مزے لے رہے تھے وہ خود بھی اس مزے میں شامل ہو گیا

دعا گھر آکر سب اپنوں کا پیار پا کر بہت خوش تھی

رفعت بیگم نے فیض کو سب سچ بتا دیا تھا دعا کہاں تھی اور کیسے گئی تھی لیکن فیض نے کسی کو کچھ نہیں کہا کیوں کہ وہ جانتا تھا

اس وقت وہ غلطی پر تھا

سمرین کا اچھا رویہ دیکھ کر رفعت بیگم اور دعا نے بھی اپنا دل صاف کر لیا تھا اب وہ تینوں فیض کے کام پر جانے کے بعد ساتھ بیٹھ کر

ہنسی مذاق کرتی ڈرامے دیکھتی فیض بھی سب کچھ ٹھیک ہوتا دیکھ بہت خوش تھا سمرین نے گھر میں نئے مہمان کے آنے کی خوشی

دے کر فیض کی اور گھر کی خوشیوں میں اضافہ کر دیا

موقع اچھا پا کر دعا نے ذایان سے ملاقات والی ساری بات اپنی ماں کو بتادی

رفعت بیگم نے بھی موقع کافی دہ اٹھایا فیض سے ذایان اور دعا کے رشتے کی بات چھیڑ دی ذایان کے بارے میں انھوں

Novels Ki Duniya

نے فیض کو بتایا کہ وہ دعا سے محبت کرتا ہے اور رشتہ لانا چاہتا ہے
فیض نے بھی فیصلہ دعا پر چھوڑتے ہوئے کہا ”اگر دعا کی مرضی اس رشتے میں ہے تو ٹھیک ورنہ آپ ان لوگوں کو منا
“کر دیں

دعا نے نظریں جھکا کر رضامندی ظاہر کی تو فیض بھی خوش ہو گیا

ذایان تو بے صبری سے اس پل کا انتظار کر رہا تھا دعا کا اشارہ ملتے ہی اس نے پہلی فرصت کو ٹریگم علیزے سعد کو رشتہ لے کر بھیج دیا
دونوں گھر والوں کی رضامندی سے ایک ماہ بعد شادی کا فیصلہ ہوا اور ساتھ میں انیک اور ردا کے نکاح کا بھی فیصلہ ہوا دونوں ہی اس
خبر پر بہت خوش تھے دونوں نے سب سے چھپ کر ایک ڈیڈ بھی ماری تھی

تینوں گھر میں زور و شور سے شادی کی تیاریاں شروع ہو گئی تھیں

“علیزے چلو بیٹا پلر دیر ہو رہی ہے”

کوثر بیگم علیزے کے کمرے میں اسے بلانے آئی تھیں آج ذایان کی بارات تھی

علیزے اپنا سامان جما کر رہی تھی پلر جانے کے لیے

“کہاں جانے کی تیاری ہو رہی ہے”

سعد ٹاول سے بال خشک کرتا و اشروم سے نکلا

Novels Ki Duniya

”ہم پالر جا رہے ہیں انیک کے ساتھ تم ہمیں پک اپ کر لینا“
 کوثر بیگم نے سعد کو عجلت میں جواب دیا اور علیزے کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا

”مما علیزے نہیں جائے گی پالر“
 سعد نے سنجیدگی سے کہا

”کیوں نہیں جائے گی“
 کوثر بیگم نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا

”کیوں کہ پالر والی اس کے چہرے کی معصومیت اور خوبصورتی دونوں چھپا دیتی ہے اسی لیے یہ گھر بر تیار ہوگی آپ پالر جائیں“

پاگل تو نہیں ہو گئے ہو تم لوگ کیا کہے گے بڑی بہو کو تیار کروانے کے پیسے نہیں تھے ان کے پاس جو ایسے ہی اٹھا کر
 ”لے آئے ہیں اس کو“
 کوثر بیگم نے اپنے بیٹے کی عقل پر ماتھا پیٹا

مجھے کچھ نہیں پتا یہ نہیں جائے گی پالر لوگوں سے میں نیٹ لوں گا ویسے بھی بیویاں اپنے شوہر کے لیے تیار ہوتی ہیں
 ”اور میں نہیں چاہتا میری بیوی پالر سے تیار ہو ہماری شادی پر جو اس کا چہرہ ابگاڑا تھا ناپالر والی نے میں وہ بھولا نہیں ہوں
 سعد نے سمجیدگی سے کہا

”بیٹا پر“

”مما رہنے دیں یہ تیار کریں گے مجھے جب ہی تو نہیں جانے دے رہے“
علیزے نے خفگی سے کہا

”ہاں ہاں ماما آپ جائیں میں خود تیار کر دوں گا اس کو“
سعد نے مسکراتے ہوئے کہا

”مما آجائیں کب سے ویٹ کر رہا ہوں میں آپ کا“ انیک نے دروازے پر کھڑے آواز لگائی

”اچھا بھئی مرضی تمھاری“
کوثر بیگم انیک کے ساتھ پالر کے لیے نکل گئی

تھینک یو سوچ سعد مجھے بچا لیا آپ نے میں خود بھی نہیں جان چاہتی تھی پالر“ علیزے نے خوش ہوتے ہوئے کہا

”ارے واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے ویسے تم کیوں نہیں جانا چاہتی تھیں“

وہ اتنا سارامیک اپ تھوپ دیتی ہیں پھر گھنٹوں بیٹھے رہو ان کے پاس جب جا کر میک اپ ہوتا ہے پھر گھنٹا اسے صاف کرنے میں“
”لگتا ہے بس اسی لیے مجھے نہیں اچھا لگتا پالر جانا“

Novels Ki Duniya

علیزے نے براسا منہ بنا کر کہا

”متم ٹھیک میں نے تمہیں بچایا اب مجھے انعام دو“

سعد نے علیزے کی کمر میں دونوں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کیا

”اففف سعد اتنے کام پڑے ہیں آپ کو رو مینس سو ج رہا ہے چھوڑے مجھے“

علیزے نے سعد کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنا چاہا

”میرا رو مینس دیکھا کہاں ہے تم نے چھوٹے موٹے کس دیکھیں ہیں بس اصل رو مینس تو آج رات دیکھوں گی تم“

آخری بات سعد نے دل میں کہی تھی

اور علیزے کے لبوں پر جھکا خود کو سکون بخشا رہا

علیزے سانس رو کے اپنا سکون دھرم بھرم ہوتا دیکھ رہی تھی

”چلو اب میں تمہیں تیار کرتا ہوں“

علیزے سے الگ ہوتے ہی سعد نے علیزے کی کلائی ی تھامی اور علیزے کو ڈریسنگ کے سامنے بیٹھا دیا

”سعد کیا کر رہے ہیں مجھے چڑیل نہیں بننا میں خود تیار ہو جاؤں گی“

”نہیں میں تیار کر دوں گا تمہیں“

Novels Ki Duniya

سعد نے علیزے کے خوبصورت بال کچھر سے آزاد کرتے ہوئے کہا

”سعد پلیز مجھے اپنا مذاق نہیں بنوانا“

علیزے نے سعد حرکت کرتے دونوں ہاتھ پکڑے

”یار میری جان پری لگو گی تم بلکل“

سعد نے پیچھے سے علیزے کے کان میں سرگوشی کی اور علیزے کا کان چوم لیا

علیزے کا چہرہ سرخ ہو گیا سعد محبت بھری نظروں سے علیزے کا عکس آئی نینے میں دیکھ رہا تھا

ایکسیوزمی کوئی ی میری بھی ہیلپ کرے گا“ ذایان ہمیشہ کی طرح اجازت لیے بغیر روم میں گھس آیا تھا

”بے غیرت ہی رہو گے تم ہمیشہ“

سعد نے علیزے سے دور ہوتے ہوئے کہا

بھائی آپ کا رومینس ہر وقت چل رہا ہوتا ہے آپ کو اس وقت میرے پاس ہونا چاہیے تھا اور آپ یہاں

”رومینس جھاڑ رہے ہیں

ذایان ہاتھ میں چوڑی دارپا جامہ لیے کھڑا تھا جو اسکو پہننا نہیں آرہا تھا ذایان ویسا ہی چڑا بیٹھا تھا

تمھاری دلہن آنے دو پھر تمھیں اندازہ ہو گا میرے جذبات کا ہر وقت میرا رومینس خراب کرنے ٹپک پڑتے ہو بد تمیز انسان چلو

”تمھیں پا جامہ پہناؤں

سعد نے خفگی سے کہا

”پہن میں خود لوں گا بس مجھے بتا دو اس مصیبت کو پہنوں کیسے“
ذایان نے دانت پیس کر کہا

”اچھا چلو بتاتا ہوں“
سعد نے ذایان کی حالت کا مزالیتے ہوئے کہا

”ہاں ہنس لو آپ میری حالت دیکھ کر آپ کے بچے ہوں گے نہ ان کو رلا کر خوب ہنسا کروں گا میں“
ذایان نے اینٹ کا جواب پتھر سے دیا

”آپ دونوں اپنی فالتوں کو اس یہاں سے باہر جا کر کرے گے مجھے تیار ہونا ہے“
علیزے نے تپے تپے انداز میں کہا دونوں فوراً روم سے باہر نکلے تھے

ذایان چوڑی دارپا جامہ اور بلیک شیر وانی میں سب لڑکیوں کے دل میں ہلچل مچا گیا تھا وہ بہت حسین لگ رہا تھا

دعاسرخ رنگ کے لہنگے میں اپنا حسن بکھیرتی ذایان کے دل میں اتر رہی تھی ذایان کا اس سے نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا نکاح ہو چکا تھا
اب وہ اس کے برابر میں اس کی شریک حیات کے طور پر بیٹھی تھی

Novels Ki Duniya

سعد تو علیزے کو خود سے دور ہونے نہیں دے رہا تھا کتنی ہی لڑکیوں نے سعد کو مجنوں کے لقب سے نوازا تھا لیکن سعد کو کوئی ی
فرق نہیں پڑھ رہا تھا

علیزے نے براؤن رنگ کی بھاری کام والی میکسی زیپ تن کی ہوئی تھی اس کے ساتھ میچنگ کی جیولری اور تھوڑا
بہت میک اپ اس نازک سر اپنا اس میں ہی قیامت ڈھا رہا تھا سعد اسی وجہ سے اس کے ساتھ تھا کہ کہی پھر سے وہ سب
نہ ہو جائے جو صائی مہ نے اس کے ساتھ کیا تھا
سعد خود بھی نیوی بلو کرتے کے ساتھ سفید شلوار پہنے جاذب نظر لگ رہا تھا

انیک اور ردا کے تو ٹھاٹ ہی نرالے تھے ان دونوں کا ایک دن پہلے نکاح ہو چکا تھا اب وہ دونوں سب سے بے نیاز بنے ایک دوسرے
سے چپکے بیٹھے باتوں میں مصروف تھے ردا نے بے بی پنک کلر کی زمین کو چھوتی کا مدار فراک زیپ تم کی ہوئی ہلکی پھوکی جیولری
اور میک اپ کے ساتھ وہ حسین گڑیا لگ رہی تھی
انیک نے آسمانی رنگ کا کرتا اور سفید پاجامہ پہنا تھا وہ بھی اپنے بھائی یوں سے کم نہیں لگ رہا تھا حسن و جاہت اس میں بھی بہت
تھی

دعا کو رخصت کر کے گھر لے آئے تھے سب رسموں کے بعد دعا کو ذایان کے روم میں بٹھا دیا گیا تھا
دعا گھبرائی شرمائی سی باہر سے آتا شور سن رہی تھی

”ہٹو یا ردا ردا جانے دو مجھے میری زندگی میرا انتظار کر رہی ہوگی“

ذایان علیزے انیک ردا کو دروازے سے ہٹانا چاہا رہا تھا لیکن وہ دروازہ رکائی کی رسم کی آڑ میں ذایان کو خوب ستا رہے تھے

کوثر بیگم اور سعد ان کا تماشا دیکھ کر خوب ہنس رہے تھے

”تم کس لیے بہن کا رول ادا کر رہے ہو“

ذایان نے انیک کو گھورا

”میں تو اپنی پیاری بہنوں کا ساتھ دے رہا ہوں ان معصوموں سے تم کہاں سنبھلنے والے ہو“ انیک کو خود پتا نہیں تھا وہ جلدی جلدی میں کیا کہہ گیا

”اوہ تو ردا بھی تمہاری بہن ہے“

ذایان نے انیک کی غلطی کو بڑھاوا دیا ردا کڑے تیوروں سے انیک کو گھور رہی تھی

”آئی ایم سوری چڑیل“

انیک نے ردا کا تپا تپا چہرہ دیکھ کر کہا

”بھاڑ میں جاؤ تم ڈھونڈ لو کوئی اور اب تم“ ردا وہاں سے جا کر سعد کے پاس صوفے پر بیٹھ گئی انیک بھی اس کے

پیچھے چلا گیا

ذایان کی راہ کے دوکانٹے تو ہٹ گئے تھے

میری گڑیا تو مجھے تنگ نہیں کرے گی نہ“ ذایان نے علیزے کو پانی پر چڑھنا شروع کیا

”جی بلکل بھائی آپ دس ہزار میرے ہاتھ پر رکھ دیں“

علیزے نے اپنی ہتھیلی ذایان کے آگے کی

”لو مرو“

ذایان نے جیب سے پیسے نکال کر علیزے کے ہاتھ پر رکھے

علیزے مسکراتی ہوئی ذایان کے سامنے سے ہٹ گئی تھی

ذایان مسکراتا ہوا روم میں چلا گیا تھا

”ہوگئی تمھاری ڈیل چلیں سونے“

سعد نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا

”جی چلیں ردایہ لوپانچ ہزار اب پلیز بھائی سے ناراض نہیں ہو یہ تو ہماری مدد ہی کر رہے تھے“

علیزے نے انیک کی مدد کی

”ٹھیک ہے تم کہتی ہو تو مان جاتی ہوں“

ردا بھی مسکرائی

”میری تو کوئی اہمیت ہی نہیں ہے“

انیک نے منہ بنا کر کہا

”تم اٹھو یہ گلے شکوے بعد میں کرنا پہلے ردا کو گھر چھوڑ کر آؤ رات بہت ہو گئی ہے“

کوثر بیگم نے انیک کو حکم دیا

”جی ماما جا رہا ہوں“

کوثر بیگم اپنے روم میں چلیں گئی

سعد اور علیزے بھی روم میں جا چکے تھے

”انیک چلیں اٹھیں مجھے چھوڑ آئیے گھر“

ردا نے گھڑے ہوتے ہوئے کہا

”رو کو چڑیل چلتے ہیں تھوڑی دیر میں“

انیک نے ردا کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ اپنے پہلو میں گرا لیا

”انیک کیا بد تمیزی ہے ایک بچ گیا ہے“

ردانے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا

”ارے تو کیا ہوا اپنے شوہر کے ساتھ ہی ہو تم بیٹھی رہو خاموشی سے“

انیک نے چپ کر وادیا

ردا خاموشی سے صوفے پر سر ٹکا کر بیٹھ گئی

”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ“

ذایان نے روم میں جاتے ہی سلام کیا

”وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ“

دعا کی گھبرائی گھبرائی سی آواز نکلی

ذایان نے اپنی پگڑی سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی اور خود دعا کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

دعا ذایان کی اس حرکت پر جی جان سے کاپی

”زندگی اتنا گھبرا کیوں رہی ہو میں شوہر ہوں تمہارا“

ذایان نے دعا کے ہاتھ اپنی سینے پر رکھتے ہوئے کہا

Novels Ki Duniya

”آپ گھنوگٹ نہیں اٹھائیں گے کیا“
دعا نے جھنجھکتے ہوئے کہا

ذایان کچھ بولتا دروازے پر دستک ہوئی
”ابے یار کون آگیا رو کو آتا ہوں“

ذایان نے اٹھ کر دروازہ کھولا دروازے پر کوئی نہیں تھا لگتا ہے میرے کان بج رہے ہونگے ذایان بڑبڑاتا ہوا دوبارہ
دعا کے سامنے آکر بیٹھ گیا
اور آہستہ سے اس کا گھنوگٹ اٹھایا

تم..... دروازے پر دوبارہ دستک ہوئی ذایان کو پھر بات ادھوری چھوڑ کر اٹھنا پڑا

ذایان نے دروازہ کھولا تو کوئی نہیں تھا اس نے کمرے سے نکل کر چاروں طرف کا جائزہ لیا تو اسے کچن سے دبی دبی
ہنسی کی آواز آئی ذایان خاموشی سے واپس روم میں آگیا

”کیا ہوا ذایان کون تھا“
دعا نے پوچھا

”زندگی خاموش ہو جاؤ جب تک میں نہ بولوں کچھ نہیں بولنا“
دعا خاموش ہو گئی

ذایان دروازے سے لگ کر کھڑا ہو گیا جیسے دروازے پر دستک ہوئی ذایان نے بجلی کی سپیڈ سے دروازہ کھولا اور رد اور انیک کے بھاگنے سے پہلے ان دونوں کو پکڑ لیا

”شرم آتی ہے تم دونوں کو ایسے ہمیں تنگ کرتے ہوئے“
ذایان نے خفگی سے کہا

”وہ وہ بھائی میں تو گھر جا رہی تھی یہ لے کر نہیں گئے اور اپنے اس شرارت میں مجھے بھی شامل کر لیا زبردستی“
ردانے آدھا جھوٹ آدھا سچ بولا

”جھوٹی میرے ایک دفع کہنے پر مان گئی تھی تم“
انیک نے لڑکا عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا

”تم دونوں کو تو میں ابھی بتاتا ہوں“

ذایان نے دونوں کے بازو پکڑے اور دونوں کو انیک کے کمرے میں دھکا دے کر اندر کیا اور باہر سے گیٹ لاک کر دیا

”تم لوگوں کا بھی تو نکاح ہو چکا ہے تم لوگ بھی گولڈن نائیٹ انجوائے کرو“

ذایان نے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا اور ہنسنے لگا

”انیک کھولیں دروازہ کسی کو پتا چلا تو کیا سوچے گا کوئی ہمارے بارے میں“

رداروہانسی ہوئی

یار بھائی دروازہ کھولو اب نہیں کرے گے تنگ ” انیک نے التجا کی ”

” اب یہ دروازہ تو صبح ہی کھولے گا ”

ذایان نے بڑے مزے سے کہا

” انیک سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے ”

ردانے ایک مکا انیک کے کندھے پر مارا

” آہ ظالم چڑیل صبر کرو کھول جائے گا دروازہ مذاق کر رہا ہے وہ ”

انیک نے ردا کو خاموش کروایا

سعد کے کہنے پر علیزے نے آج وہ نائی بیٹ پہنی تھی اب وہ شرمائی گھبرائی اس کے سامنے کھڑی تھی خود کو اپنے

ہاتھوں سے چھپانے کی کوشش کر رہی تھی

سعد نے آگے بڑھ کر علیزے کو بانہوں میں بھرا اور اس بیڈ پر لیٹا کر خود اس کے لبوں پر جھک گیا

سعد کو باہر سے شور کی آواز آئی تو وہ سیدھا ہوا

” یہ کیسا شور ہے ”

سعد بڑبڑایا

”سعد دیکھیں نہ جا کر کیا ہوا ہے“

علیزے نے پریشانی سے کہا

”اچھا میں دیکھتا ہوں تم یہی رہنا“

سعد نے باہر آ کر دیکھا تو ذایان انیک کے کمرے کے باہر کھڑا تھا اندر سے ردا اور انیک کی آواز آرہی تھی جو دروازہ کھولنے کی کہہ رہے تھے ذایان بے نیاز بنا کمرے کے دروازے کی چوکیداری کر رہا تھا

”ذایان یہاں کیا کر رہے ہو تم تمہیں اس وقت اپنے کمرے میں ہونا چاہیے“

سعد نے ذایان کو ڈانٹا

یار بھائی میں بچارہ عزت سے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا آج میں نے کسی کو تنگ بھی نہیں کیا تھا لیکن پر نسیس اور انیک کو

عزت راز نہیں ہے دونوں آکر بار بار کمرے کے باہر دستک دے رہے تھے جب میں دروازہ کھولتا دونوں غائب ہو جاتے اس

”لیے میں نے ان دونوں کو کمرے میں بند کر دیا

ذایان نے کسی معصوم بچے کی طرح سعد کو ایک ایک بات بتادی

اففف کیا کروں میں تم لوگوں کا شادیاں ہو گئی ہیں لیکن بچپنہ نہیں گیا تم لوگوں کا“ سعد نے غصے میں کہا

Novels Ki Duniya

”دفع ہو تم اپنے کمرے میں دیکھتا ہوں میں ان دونوں کو”

”او کے بھائی“

ذایان اپنے روم میں چلا گیا

سعد نے دروازہ کھولا تو انیک اور رداباہر آگئے

”تم دونوں کے پاس پانچ منٹ ہیں دونوں اپنی شکل گھوم کر ورنہ میں بھی وہ ہی کروں گا جو ذایان نے کیا“

جی بھائی چلو ردابا گھر چھوڑ کر آؤ تمیں“ انیک نے جلدی سے ردا کی کلائی پکڑی اور مینگیٹ کی طرف چل دیا

سعد نے سکون بھری سانس خارج کی اور اپنے روم کی طرف چل دیا

”آئی ایم سوری زندگی وہ دونوں تنگ کر رہے تھے اس لیے انھیں سزا دینے گیا تھا“

ذایان نے معصومیت سے کہا

”کوئی بات نہیں“

دعا نے دھیمے سے کہا

Novels Ki Duniya

”ویسے مجھے شبہ ہو رہا ہے تم میری زندگی ہی ہونا یا آسمان سے آئی کوئی پری“

ذایان نے پرسوج انداز میں کہا

دعا نے پلکے اٹھا کر ذایان کو دیکھا ذایان کی محبت بھری نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے دعا اپنی پلکے دوبارہ جھکا گئی

ذایان نے محبت سے دعا کے ہاتھ تھامے اور چوڑیاں اتارنے لگا

”میں کر لوں گی“

دعا نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا

”نہیں میں کروں گا“

ذایان نے دعا کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

ذایان محبت سے اس کی جیولری اتار تار ہاد عاحیا کا دامن سنبھالے خاموشی سے بیٹھی رہی

ذایان نے آخر میں دعا کو پٹہ پینوں سے آزاد کیا اور بیڈ پر ایک طرف رکھ دیا پھر دعا کے بال کھولے

”اجازت ہے“

ذایان نے دعا کی طرف جھکتے ہوئے کہا

دعا نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلادیا

ذایان مسکراتا ہوا دعا کے لبوں پر جھک گیا ذایان کا لمس محسوس ہوتے ہی دعا نے آنکھیں بند کر لیں اور خود کو ذایان کے سپرد کر دیا

ذایان دل و جان سے دعا پر اپنی محبت کی بارش کرتا رہا دعا کا پور پور ذایان کی محبت میں ڈوب چکا تھا

”کیا ہوا تھا سعد باہر“

علیزے نے سعد کو کمرے داخل ہوتے دیکھ فکر سے پوچھا تھا

”کچھ نہیں ہوا تمہارے بھائی یوں کا بچپنہ ختم نہیں ہوتا“

سعد نے دروازہ لاک کرتے ہوئے کہا

”آپ کے بھی بھائی ہیں وہ“

علیزے نے سعد کو اسی کے انداز میں جواب دیا

”ہاں معلوم ہے مجھے“

سعد علیزے کے پاس آکر بیٹھ گیا

”مجھے نیند آرہی ہے سونے دیں اب“

علیزے نے آنکھیں مسلتے ہوئے کہا

”ابھی اڑاتا ہوں تمہاری نیند“

سعد علیزے پر جھکا اور پھر اس کے چہرے گردن پر بے شمار محبت کی مہریں ثبت کی تھیں

علیزے سعد کی پناہوں میں خود کو سعد کے سپرد کر چکی تھی سعد دیوانہ وار علیزے پر جھکا اپنے دل کی سنتا علیزے کی روح تک پر اپنی محبت کا نشان چھوڑ رہا تھا

”بائے چڑیل“

”بائے کھڑوس“

ردانے بھی انیک کے انداز میں اسے بائے کہا

”اوائے چڑیل یہاں آؤ“

انیک نے ردا کو اپنے پاس بلایا

”ہمم بولو کیا ہوا“

ردا انیک کے مقابل کھڑی تھی

”ایک منٹ“

Novels Ki Duniya

انیک نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک خوبصورت سا گولڈ کا بریسلٹ نکال کر ردا کے کلائی پر باندھ دیا
 ”یہ ہماری شادی کی خوشی میں میری طرف سے تحفہ“

”واؤ انیک یہ بہت خوبصورت ہے تھینک یو سو مچ“
 ردا کو بریسلٹ بہت پسند آیا تھا

”مجھے معلوم تھا میری چڑیل کو ضرور پسند آئے گا یہ“
 انیک نے مسکراتے ہوئے کہا

”ہمم بہت اچھا ہے چلو آپ گھر جاؤ رات بہت ہو گئی ہے“
 ”ہممم جا رہا ہوں“

انیک نے ردا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود کے قریب کیا

”انیک یہ کیا بد تمیزی ہے کوئی دیکھ لے گا“
 ردا نے آنکھیں دیکھائیں

”کوئی نہیں دیکھ رہا“

انیک ردا پر جھکا تھا اور سانسیں بے ترتیب کر گیا تھا

”انیک آپ بہت برے ہیں“

انیک نے ردا کو چھوڑا تو اپنی سانسیں درست کرتی منہ پھولا کر بولی

”جس کی بیوی چڑیل ہو اس کا شوہرا چھا ہو سکتا ہے کیا“

انیک نے ہنستے ہوئے کہا اور زن سے بائی یک بھاگا لے گیا
”پاگل“

ردا مسکراتی ہوئی اپنے گھر میں چلی گئی تھی

دعا اپنے خوبصورت کمر تک آتے گھیلے بال آئی نے کے سامنے کھڑی سوار رہی تھی اور گزری رات کے بارے میں سوچ کر خود ہی خود مسکرا رہی تھی

ذایان نہا کر نکلا تھا شرٹ سے بے نیاز اس کا گھیلنا جسم و جاہت سے بھرپور تھا

دعا اپنے خیالوں میں کھوئی تھی اس کو اپنی کمر پر کچھ محسوس ہوا تو وہ ہوش میں آئی ذایان اسے کے پیچھے کھڑا اپنی بانہوں میں لیا ہوا تھا اسے دعا کے کندھے پر اپنا چہرا ٹکایا ہوا تھا
”ذایان چھوڑے کیا کر رہے ہیں“

دعا نے شرماتے ہوئے اپنی میٹھی آواز میں کہا

”زندگی تمہیں پا کر مجھے ایسا لگ رہا ہے میں نے اسی زندگی میں جنت دیکھ لی ہو“

ذایان نے محبت بھرے لہجے میں کہا

”ویسے تم کیسی بیوی ہو تم نے مجھ سے منہ دیکھائی نہیں مانگی“
ذایان نے نروٹھے پن سے کہا

”ابھی دے دیں“
دعا نے نظریں جھکا کر کہا

”ہممم دیتا ہوں“

ذایان دعا کو وہی کھڑا چھوڑ کر الماری تک آیا اور اس میں سے کچھ نکال کر دوبارہ دعا کے پیچھے آکھڑا ہوا
اس نے دعا کے گلے میں خوبصورت سا گولڈ کالاکٹ پہنایا لاکٹ پر بہت خوبصورتی سے دعا ذایان لکھا تھا
”کیسا لگا“

ذایان نے دعا کے کان میں سرگوشی کی

بہت خوبصورت ہے ”دعا نے لاکٹ ہاتھ سے چھوتے ہوئے کہا“
ذایان نے دعا کا رخ اپنی طرف کیا

”نہیں میری جان یہ خوبصورت نہیں ہے یہ تمہاری خوبصورت گردن میں آکر خوبصوت ہوا ہے“
ذایان محبت کی مہر دعا کے ماتھے پر ثبت کی

دعا شرم سے نظریں جھکا گئی

”سعد اٹھ جائی یں یار کتنا سوئے گے اٹھیں“

علیزے سعد کو کتنی دیر سے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن آج تو سعد کے اٹھنے کا کوئی ی موڈ نہیں تھا علیزے اس کے قریب جاتی اسے اٹھانے تو وہ اسے بھی اپنے پاس کھینچ لیتا

”کیا ہے یار سونے دو نہ“

سعد منہ پر تکیہ رکھا کروٹ بدل گیا

ابھی تک صبح نہیں ہوئی ی آپ لوگوں کی شادی میری ہوئی ی ہے مزے آپ لوگ کر رہے ہو“ ذایان نے روم“ کا دروازے ناک کرتے ہوئے

علیزے نے دروازہ کھولا اور تپے تپے انداز میں گویا ہوئی ی

”میں کب سے اٹھی ہوں یہ آپ کے بھائی ی سونا منارھے ہیں اٹھالیں خود ہی اب“

علیزے ذایان کو سناتی کچن میں کوثر بیگم کی مدد کے لیے چلی گئی

دعا لاؤنج میں بیٹھی سارا تماشہ دیکھ کر مسکرا رہی تھی

”انیک آجا بھائی ی کو اٹھائی یں“

Novels Ki Duniya

ذایان نے انیک کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا دونوں بھائی ی روم میں گئے اور روم لاک کر دیا

ذایان انیک سعد کے دائی یں بائی یں لیٹ گئے

ذایان نے ایک ہاتھ سعد کے سینے پر رکھا اور ایک ٹانگ اس کے دونوں پیروں پر رکھی اور کان میں سرگوشی کی
 ”جانو اٹھ جاؤ صبح ہو گئی ہے“

سعد تھوڑا کسمسایا اس نے ذایان کو دور کرنے کی کوشش کی ہی تھی انیک بھی چپک گیا
 ”آؤ جانو ساتھ سوتے ہیں“

سعد دونوں کو دھکا دیتا اٹھ بیٹھا

”بے شرموں بے غیرتوں کبھی زندگی میں شرم آئے گی بھی تمہیں“
 سعد زور سے چیخا

اور ذایان انیک پیٹ پکڑ کر ہنسنے میں مصروف تھے

”ہٹ پیچھے بے غیرت“

سعد نے غصے سے کہا اور اٹھ کر واش روم میں گھس گیا ذایان انیک کے قہقہے ابھی بھی ماحول میں شور برپا کیے ہوئے تھے
 واش روم میں جا کر سعد بھی ہنسنے پر مجبور ہو گیا تھا

سب کو ان کے حق کی خوشیاں مل چکی تھیں ایک ہنستی کھیلتی زندگی ان کی منتظر تھی

”پانچ سال بعد“

”عیان میں اس کے بال کھیچو نگا تم دوسری طرف سے اس کی چپس کھینچ لینا“

”او کے شایان“

دونوں اپنے کام پر لگ گئے عیان نے اس کے بال کھینچے اس نے نظر گھما کر بال کھینچنے والے کو دیکھنا چاہا تو دوسری طرف سے شایان اس کے ہاتھ سے چپس لے اڑا

اب دو سالہ یسر اور روکر پورے گھر کو اپنے ساتھ ہوئے ظلم کا بتا رہی تھی جو چار سالہ عیان شایان نے کیا تھا

”ارے کیا ہو امیری بیٹی کو“

سعد نے اپنی سرخ سفید روتی ہوئی بیٹی کو گود میں اٹھایا

”بابا عیان تایان دندگے میلے بال تھیچے اور میری چپ لے دئے“

یسر انے روتے روتے بتایا

”کیا ہوا ہے سعد یہ کیوں رورہی ہے“

علیزے بھی بیٹی کی آواز سن کر روم سے باہر آگئی

”ارے میری جان تم کیوں آگئی تمہیں ڈاکرنے آرام کا کہا ہے“

سعد نے علیزے کے بھرے بھرے سراپے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا سعد کو ایک اور خوشی ملنے والی تھی اس کی فیملی میں اضافہ

ہونے والا تھا

Novels Ki Duniya

”ماما عیان بتایاں دندے“

یسرا نے روتے ہوئے عیان شایان کی تعریف کی

”نہیں میری گڑیا ایسے نہیں روتے میں ابھی خبر لیتا ہوں ان دونوں بندروں کی“

سعد نے عیان شایان کو شبیہ دی

”ذایان ذایان باہر آؤ“

سعد نے ذایان کا کمرے پر دستک دی

”بھائی کیا ہو گیا یا ابھی آفس سے آیا ہوں میں آرام تو کرنے دیتے“

ذایان تھکا تھکا سا روم سے نکلا

دعا بھی سعد کی آواز سن کر کچن سے باہر آگئی تھی

یہ اپنی بھوکی اولاد کو چیزیں نہیں دلاتے تم میری معصوم بچی کی چپس لے کر بھاگ گئے“ سعد نے مصنوعی غصے سے ذایان

کو ڈرایا

اس گھر میں معصوموں کا کام نہیں بھائی“ ذایان نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا

تم اپنے شرارتی بچوں کو کچھ نہ کہنا تمہاری تو ایک اولاد کافی تھی اس گھر کا سکون خراب کرنے کو پتہ نہیں اوپر والے نے کیا سوچ کر

Novels Ki Duniya

”جڑوا اولاد دے دی تمہیں
سعد نے خفگی سے کہا

ارے میں بڑا لکی بندہ ہوں ایک ساتھ دو بیٹے دیے اوپر والے نے مجھے اب آپ کو اور انیک کو اپنی بیٹیوں کے لیے خوار نہیں ہونا”
”پڑے گا گھر میں ہی رشتے مل جائیں گے
ذایان نے ہنستے ہوئے کہا

”ذایان بھائی ی تو بہ کبھی تو اپنے بچوں کو ڈانٹ دیا کریں”
علیزے بھی میدان میں آگئی

”یسرا عیان شایان گندے اور تمہارے چاچوں بھی گندے ہم ان سے بات نہیں کریں گے اب کٹی کر لیتے ہیں”
سعد نے اپنی روئی جیسی بیٹی کو بہلایا

”نہیں بابا چاچو اچھے عیان تایان دندے”
یسرا نے سعد کی بات کی نفی کی

”یہ چاچو اچھے کیسے تمہارے”
سعد نے یسرا سے سوال کیا

Novels Ki Duniya

”کیونکہ جب اس چاچو کے بھوکے بچے جب میری گڑیا کی چیز لے کر بھاگتے ہیں تو پھر چاچو شوپر بھر کر اپنی گڑیا کو چیز دیتے ہیں“

ذایان نے چیزوں سے بھری شوپر یسر اکودی

”اتنی سالی چیز چاچو آپ بہت اتھے ہو“

یسر انے خوش ہو کر کہا

”یہ میری گندی اولاد ہیں کہاں ویسے“

ذایان نے گھر میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا

”اب وہ چوری کر کے بھاگے ہیں تو یہاں کہاں ملے گے وہ آپ کو برابر والے پورشن میں چھپے ہونگے“

دعانے مسکراتے ہوئے جواب دیا

سب کی فیملی بڑی ہوتی دیکھ سعد نے علیزے کی اجازت سے علیزے کے گھر کو بھی اپنے گھر کے ساتھ کر لیا بیچ کی دیوار توڑوا کر

علیزے کا گھر نئے سرے سے بنوایا تھا اب ان کے پورے گھر میں سات کمرے دوپکن تھے

”روکو تم چھوڑو گی نہیں میں تمہیں“

ردا چنتی ہوئی ی روم سے نکلی اس پہلے انیک بھاگتا ہوا کمرے سے نکلا تھا

”یار بھائی بجالو یہ چڑیل پاگل ہوگئی ہے“

انیک سعد کے پیچھے چھپا تھا

”نکلو تم بتاؤں میں تمہیں سعد بھائی ہٹیں آپ سامنے سے“
ردا ایک ہاتھ میں پاؤڈر کا ڈبہ لی ہوئی تھی تو ایک ہاتھ میں کریم اور کنگھا پکڑی ہوئی تھی

”یار ردا معاف کر دو اب نہیں کروں گا“
انیک نے سعد کے پیچھے سے جھانک کر کہا

”تم ہمیشہ ایسے ہی کرتے ہو نکلو تم تمہیں چھوڑوں گی نہیں میں آج“

”ارے ہوا کیا ہے کوئی کچھ بتائے گا“
سعد نے کھینچ کر انیک کو اپنے سامنے کیا انیک کی پشت ردا کی طرف تھی

ردا نے کریم کا ڈبہ زور سے انیک کی کمر پر مارا

”آہ چٹیل“

انیک کی کراہ نکلی

وہ ابھی پاؤڈر کا ڈبہ بھی مارتی دعا اور علیزے نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے

ردا پاگل ہو گئی ہو شوہر پر ہاتھ نہیں اٹھاتے“ دعا نے ردا کے ہاتھ سے پاؤڈر لے کر ایک طرف پھینکا“

”دونوں جنگلیوں کی طرح لڑے جارہے ہو بتاؤ کیا ہوا ہے اور یہ ندا کی رونے کی آواز نہیں آرہی ہے تم دونوں کو بے شرموں

ذایان نے دونوں کو ڈانٹا اور ڈیڑھ سالہ ندا کو روم سے اٹھالایا اور ردا کی گود میں دے دیا

”بھائی میں جب بھی ندا کو سولاتی ہوں یہ آکر اس کو اٹھا دیتے ہیں پھر یہ مجھے تنگ کرتی ہے“
ردانے انیک کی شکایت لگائی سعد سے

اب سب کی نظریں انیک کی طرف تھیں

”بھائی قسم سے صرف ایک کس کیا تھا آفس سے آیا تھا تھکا ہارا میرا دل کیا بیٹی کو پیار کرنے کو تو کر دیا اور وہ اٹھ گئی اور رونے لگی“ انیک نے معصوم شکل بنائی

یہ کیا تم لوگوں نے شور مچایا ہوا ہے بچوں والے ہو گئے ہو سب لیکن مچال ہے جو بچوں کے والدین جیسی تم میں کوئی ی بات ہو تو نماز پڑھنا حرام کر دیا تم لوگوں نے میرا کوثر بیگم نے سب کو ڈانٹا

دادی ہمیں بھی سونے نہیں دے رہے یہ سب اتنا شور کر رہے ہیں ہماری نیند خراب کر دی“ عیان شایان جانے کہاں سے نکل گئے اور سب کو مزید ڈانٹ پڑوانے کے لیے آنکھیں مسلتے آگئے جیسے سچ میں ان کی نیند خراب ہوئی ہو

Novels Ki Duniya

”رو کو ابھی بتاتا ہوں تم دونوں کو“

ذایان عیان شایان کے پیچھے بھاگا

”رو کے مارے گا نہیں“

دعا ذایان کے پیچھے بھاگی

سعد نے ان کی بھاگ دوڑ دیکھ کر جلدی سے علیزے کو اپنے حصار میں لے کر صوفے پر بٹھایا

ردا بھی اپنی بیٹی کو لے کر صوفے پر بیٹھ گئی

”عیان شایان چاچو کے پاس آ جاؤ پھر مل کر بابا سے لڑے گے“

انیک نے بھی حصہ لینا ضروری سمجھا

کوثر بیگم نفی میں سر ہلاتی صوفے پر بیٹھ گئی

”نہیں بڑے ہونگے یہ دونوں“

”مماسہی کہہ رہی ہیں آپ“

سعد نے بھی مسکراتے ہوئے کہا

Novels Ki Duniya

اب وہ سب آپس میں فائیٹ کرنے لگ گئے تھے دعا بھی تھک کر صوفے پر بیٹھ گئی سب کسی ٹی وی شو کی طرح ان کی فائیٹ کا مزالے رہے تھے

رشتے محبت کے ہی سہی لیکن بہت خوبصورت ہوتے ہیں

ختم شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔

”السلام علیکم احباب۔۔۔

ناولز کی دنیا“ کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔۔

مکمل ناول کی معلومات کے لئے ہمارا پیج یا ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں۔۔

دونوں کا لنک نیچے لکھے گئے نیلے رنگ کے الفاظوں میں ہے۔۔

ناولز کی دنیا“ ویب سائٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خداداد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔

اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔

اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپکی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا امی میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Novels Ki Duniya**Emailaddress:- Novelskiduniya77@gmail.com****Facebookpage:-Novelskiduniya (username@zoyatalib77)****Facebookgroup:-Novelskiduniya**

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

شکریہ --

ناور کی دُنیا



ZT

Novels Ki Duniya